امام ابن معین الحنفی اور امام شعبہ سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کی توثیق کی سند پر مدلل تحقیق

امام ابن عبد البر المالکی اپنی مشہور کتاب الانتقاء میں اپنے شیخ الشیخ کی کتاب سے امام ابو حنیفہؒ کی توثیق امام ابن معین اور امام شعبہ سے نقل کرتے ہیں جسکی سند یہ ہے

حدثنا حكم بن منذر قال نا أبو يعقوب قال نا أحمد بن الحسن الحافظ قال نا عبد الله بن أحمد بن إبراهيم الدورقي قال سئل يحيى بن معين وأنا أسمع عن أبي حنيفة فقال ثقة ما سمعت أحدا ضعفه هذا شعبة بن الحجاج يكتب إليه أن يحدث ويأمره وشعبة شعبة

(اگلے صفحے پر اسکین ہے)

۱۹۷

قال: ونا أحمد بن الحسن الحافظ، قال: نا عبد الله بن أحمد بن إبراهيم الدَّوْرَقِي، قال: سُئل يحيى بنُ معين وأنا أسمع، عن أبي حنيفة، فقال: ثقةٌ ما سَمِعتُ أحداً ضَعَّفه، هذا شعبةُ بن الحجاج يَكتُبُ إليه أن يُحدِّثَ، ويأمُرُهُ، وشعبةُ شعبةُ.

٧ ــ سفيان الثوري(١)

ترجمہ: امام ابن عبد البر کہتے ہیں ہم سے بیان کیا حکم بن منذر نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا احمد بن الحسن الحافظ نے نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا عبد اللہ بن احمد بن ابراھیم الدروقی نے وہ کہتے ہیں سائل نے یحیٰ بن معین سے ابو حنیفہ سے سماع کے بارے میں پوچھا؟

تو امام ابن معین کہتے ہیں ہیں کہ امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے امام ابو حنیفہؒ کو ضعیف کہا ہو اور یہ شعبہ ہیں جو ان کو خط لکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کریں اور انہیں کوئی حکم دیں اور شعبہ تو شعبہ ہیں

نوٹ: یہ یادرہے کہ امام ابن عبدالبر کے پاس انکے شیخ الشیخ یعنی امام ابویعقوب یوسف الصیدلانی کی تصنیف جو کہ سیرت امام ابی حنیفہ واخبار پر لکھی گئی تھی وہ انکے پاس موجود تھی اور یہ اس کتاب سے بااسناد روایات نقل کرتے تھے

اور امام ابن عبدالبر کو وہ کتاب امام حکم بن منذر نے بیان کی تھی کیونکہ امام حکم بن منذر شاگرد ہیں امام یعقوب یوسف الصیدلانی کے!

اب اسکی اسناد پر تحقیق پیش کرتے ہیں

سند کا پہلا راوی: حکم بن منذر

انکی توثیق پیش کرنے کی ضرورت نہین ہے ویسے کیونکہ امام ابن عبدالبر کے پاس امام ابویعقوب الصیدلانی کی تصنیف کردہ کتاب موجود تھی جسکی تصریح انہوں نے اپنی کتاب الانتقاء میں کردی ہے

لیکن امام حکمن بن منذر بھی اہل علم عقلمند اور اہل معرفت والے حضرات میں سے تھے۔

تو امام ابن بشکوال اپنی کتاب **الصلة في تاريخ أئمة الأندلس لابن بشكوال ص146 پر لکھتے ہیں**

حكم بن منذر بن سعيد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن القاسم بن عبد الله بن نجيح من أهل قرطبة، يكنى: أبا العاصي. وهو ولد القاضي الجماعة منذر ابن سعيد.

روى عن أبيه، وعن أبي علي البغدادي وغيرهما. ورحل إلى المشرق وأخذ بمكة عن أبي يعقوب بن الدخيل وغيره. روى عنه أبو عمر بن عبد البر، وأبو عمر بن سميق والبشكلاري وغيرهم.

قال أبو علي: سمعت أبا أحمد جعفر بن عبد الله يقول: كان حكم بن منذر من أهل المعرفة والذكاء، متقد الذهن، طود علم في الأدب لا يجاري. وسكن طليلطة مدة وتوفي بمدينة سالم في نحو سنة عشرين وأربع مائة

حَكَم بُن منذِر بن سعيد بن عبدالله بن عبدالرحمن بن القاسم بن عبدالله ابن نجيح

من أهل قرطبة
يُكْنَى : أبا العاصى
وهو ولد قاضى الجماعة مُنذر بن سعيد .
رَوَى عن أبيه ، وعن أبى علىّ البغدادى ، وغيرهما
ورحل إلى المشرق ، وأخذ بمكةَ عن أبى يعقوب بن الدخيل ، وغيره .
رَوَى عنه أبوعُمر بن عبدالبر ، وأبوعمر بن سُمَيق ، والبُشكلارىُّ[١] ، وغيرهم .
قال أبوعلى : سمعت أبا أحمد جعفر بن عبدالله يقول : كان حكم بن منذر من أهل المعرفة والذكاء ، مُتْقد الذِّهن ، طَوْدُ عِلْم فى الأدب لايُجارَى .
سكن طليطلة مدة
تُوفِّى بمدينة سالم فى نحو سنة عشرين وأربعمائة
ذكر وفاته ابن مُدير .
وأنشدنى أبوبحر الأسدى ، قال : أبوعُمر النَّمرى ، قال : انشدَنى حكم ابن منذر لنفسه :

وكُنتم أخلائى الذين أُعِدّهُم ... لِصَرف زمانٍ إنْ ألَمّ بداهِيَهْ
فأخلفتُم ظنىّ بكُم فقليتُكُم ... فنفسى عَنكم آخرَ الدَّهر سالِيَهْ

ابو جعفر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حکم بن منذر اہل معرفت میں سے تھے

امام ابن بشکوال کہتے ہیں ابو علی نے ابو احمد جعفر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ حکم بن منذر اہل معرفت والوں میں سے تھے اور عقلمند تھے

انہوں نے مکہ میں ابی یعقوب بن بن الدخیل یعنی الصیدلانی سے علم سیکھا اور ان سے انکے شاگردوں میں امام ابن بشکوال نے امام ابن عبد البر کا ذکر کیا ہے

دوسرا راوی: **يوسف بْن أَحْمَد بْن يوسف بْن الدخيل، أَبُو يعقوب الصَّيْدلاني الْمَكّيّ**

یہ امام ابن عبد البر کے شیخ ہیں اور امام ابن عبد البر نے انکی توثیق ضمنی بھی کی ہے نیز انکی تعظیم بھی کرتے تھے اور امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب الانتقاء میں تمام روایات انہی کی کتاب سے نقل کی تھیں جو انہوں نے امام ابو حنیفہ کی سیرت پر کتاب لکھی تھی۔ اور وہ کتاب انہوں نے اس وجہ سے لکھی تھی کیونکہ یہ امام عقیلی انکے شیخ تھے اور امام عقیلی نے الضعفاء میں امام ابو حنیفہؒ کو شامل کر کے جروحات لکھی تو یہی وجہ امام ابو یعقوب کی کتاب لکھنے کی وجہ بنی نیز یہ غیر حنفی تھے اور امام عقیلی کے شاگرد تھے اور انکی کتاب روایت کرنے والے یہی راوی ہیں

امام ذھبیؒ اپنی مشہور تصنیف تاریخ الاسلام میں انکا ترجمہ یوں بیان کرتے ہیں

: يوسف بْن أَحْمَد بْن يوسف بْن الدخيل، أَبُو يعقوب الصَّيْدلاني الْمَكّيّ ،راوي كتاب " الضعفاء " لأَبِي جَعْفَر العقيلي، عَنْهُ. تُوُفّي بمكّة.

سَمِعَ: مُحَمَّد بْن عمرو العقيلي، وعَبْد اللَّه بْن أَبِي رجاء، وعَبْد الرَّحْمَن بْن عبد الله ابن المقرئ، وإسحاق بْن أَحْمَد الحلبي، وعَلِيّ بْن مُحَمَّد بْن أَبِي قراد الكوفي، وأَبَا التُّرَيْك مُحَمَّد بن الحسين الطرابُلُسِي، وأَبَا سَعِيد ابن الْأَعْرابي، ومُحَمَّد بْن عَلِيّ السامرّي صاحب الرَّماديّ، وخلقًا من القادمين إلى الحجّ.

وصنّف كتاب " سيرة أَبِي حنيفة."

رَوَى عَنْهُ: الحكم بْن المنذر البَلُّوطي، وأَحْمَد بْن مُحَمَّد العَتِيقي، ومُحَمَّد بْن أَحْمَد بْن نوح الْإصبهاني، وعَلِيّ بْن الوراق.تاريخ الاسلام للذهبي ج27 ص178

(اگلے صفحے پر اسکین ہے)

كان إمامًا عالمًا بالمَذْهب. لقي الإمام أبا بكر الأُسواني، ودخل الأندلس في طلب العلم. روى عنه أبو الفرج عَبْدوس، وتُوفي بفاس في يوم عَرَفَة، يوم جمعة من سنة ثمان وثمانين[1].

٣٢٨- يوسف بن أحمد بن يوسف بن الدَّخيل، أبو يعقوب الصَّيدلانيُّ المكيُّ راوي كتاب «الضُّعفاء» لأبي جعفر العُقَيلي، عنه.

توفي بمكة. سمع محمد بن عَمْرو العُقَيلي، وعبدالله بن أبي رجاء، وعبدالرحمن بن عبدالله ابن المُقرئ، وإسحاق بن أحمد الحَلَبي، وعليّ بن محمد بن أبي قُراد الكُوفي، وأبا التُّرَيْك محمد بن الحسين الطَّرَابُلسي، وأبا سعيد ابن الأعرابي، ومحمد بن عليّ السَّامري صاحب الرَّمادي، وخلقًا من القادمين إلى الحج.

وصنف كتاب «سيرة أبي حنيفة».

روى عنه الحكم بن المنذر البَلُّوطي، وأحمد بن محمد العَتِيقي، ومحمد بن أحمد بن نُوح الأصبهاني، وعليّ بن بقاء الورّاق.

امام ذھبی انکے بارے لکھتے ہیں کہ یہ امام عقیلی سے الضعفاء روایت کرتے ہیں انہوں نے سیرت ابی حنیفہ پر ایک کتاب تصنیف کی تھی اور ان سے حکم بن المنذر نے روایت کیا ہے

(١) من تاريخ ابن الفرضي (١٤٦٧).
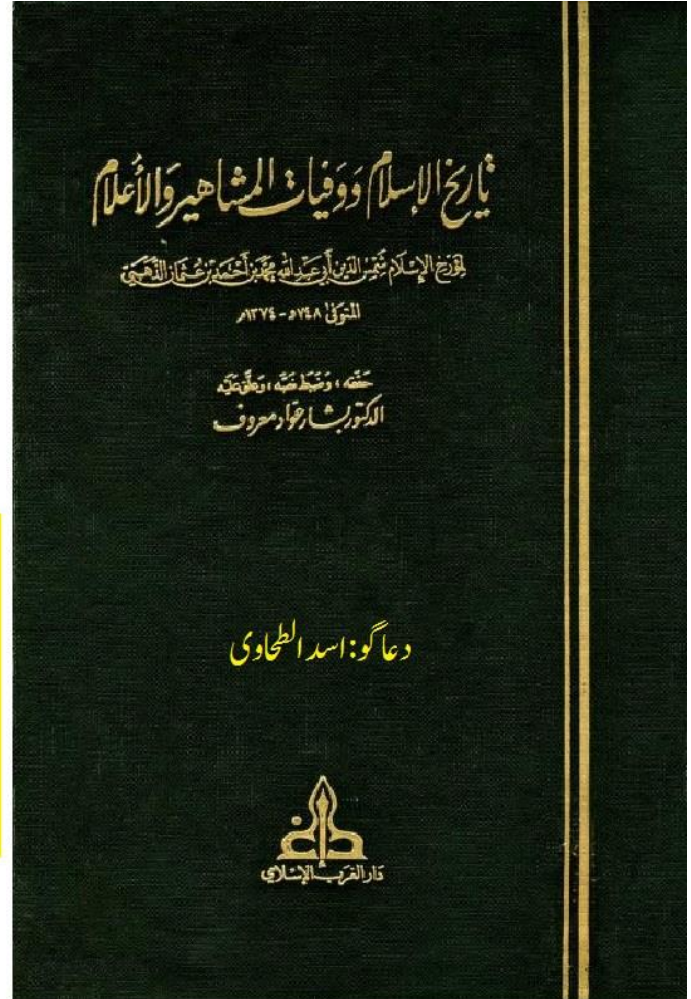
یعنی ابویعقوب الصیدلانی یہ امام عقیلی کی کتاب الضعفاء روایت کرتے ہیں اسکے بعد امام ذھبی نے انکے اساتذہ اور شاگردوں کا نام لکھنے کے بعد یہ تصریح کی کہ انہوں نے امام ابی حنیفہ کی سیرت پر ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی

(امام ابن عبد البر کے پاس یہی کتاب تھی)

جسکی تصریح امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب الانتقاء میں کی ہے چناچہ وہ لکھتے ہیں:

زکر زالک کله ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف المکی فی کتابه الذی جمعہ فی (فضائل ابی حنیفة و اخباره)م حدثنا به حکمن بن منذر بن سعید رحمه الله۔

ترجمہ: امام ابن عبد البر الانتقاء صفحہ 229 پر لکھتے ہیں: یہ سب وہ حضرات ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کی ہے اور مختلف الفاظ کے زریعہ ان کی تعریف بیان کی ہے ان سب کا تذکرہ ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف مکی نے اپنی کتاب میں کیاہے جو انہوں نے امام ابو حنیفہ کے فضائل اور انکے حالات کے بارے میں مرتب کی ہے اسکے بارے میں حکم بن منذر بن سعید نے ہمیں بیان کیاہے،

تو یہ ثابت ہو گیا کہ امام ابن عبد البر کے پاس امام ابو یعقوب کی کتاب تھی

اب انکی توثیق پیش کرتے ہیں:

وقال الذهبي:"مُحَدِّثُ مَكَّة أَبُو يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بن أَحْمَدَ بنِ الدَّخِيل".سير أعلام النبلاء ج17 ص27

امام ذھبی نے ابو یعقوب کو محدث مکہ قرار دیاہے سیر اعلام میں میں نیز

(اگلے صفحے پر اسکین ہے)

قال أبو يعقوب القرّاب : تُوفي الخطّابي ببُسْت في شهر ربيع الآخر سنة ثمان وثمانين وثلاث مئة .

قلتُ : وفيها مات محدثُ إسفرايين ، أبو النضر شافعُ بن محمد بن أبي عَوَانة الإسفراييني في عَشر التسعين ، ومحدث بُرُوْجِرد[1] القاضي أبو الحسين عبيدُ الله بن سعيد البُرُوجردي في عشر المئة ، يروي عن ابنِ جرير ، والباغَندي . ومسندُ نيسابور أبو الفضل عبيدُ الله بن محمد الفامي ، ومُقرىءُ مصر أبو حفص عمرُ بن عِراك الحضرمي ، ومقرىءُ العراق أبو الفرج محمدُ بن أحمد الشَّنَبُوذي ، وشيخ الأدب أبو علي محمدُ بن الحسن بن المُظَفّر الحاتِمي ببغداد ، ومسندُ مرو أبو الفضل محمدُ بنُ الحسينِ الحَدّاديُّ الفقيه عن مئة عام ، وعالم مصر أبو بكر محمد بن علي الأُدْفُوي[2] المُقرىء المفسر ، ومحدثُ مكة أبو يعقوب يوسف بن أحمد بن الدُّخِيل .

أخبرنا أحمدُ بن سلامة كتابةً ، عن عبد الغني بن سرور الحافظ ، أخبرنا إسماعيلُ بن غانِم ، أخبرنا عبدُ الواحد بن إسماعيل ، أخبرنا محمدُ بن أحمد البلخي ، حدثنا حَمْدُ بن محمد ، حدثنا محمدُ بن زكريا ، حدثنا أبو داود ، حدثنا محمد بن حُزَابة ، حدثنا إسحاق بن منصور ، حدثنا أسباط ،

---

(١) ضبط في الأصل بضم الباء ، وكذا ضبطه السمعاني في « الأنساب » وتابعه ابن الأثير والسيوطي ، وضبطه ياقوت في « معجم البلدان » بالفتح ، ولم يتابع عليه .

(٢) بضم الهمزة وسكون الدال وضم الفاء وسكون الواو ، نسبة إلى أدفو ، وهي قرية بصعيد مصر الأعلى بين أسوان وقوص . وأبو بكر الأدفوي هذا مترجم في معجم البلدان ١ / ١٢٦ ، إنباه الرواة ٣ / ١٨٦ ـ ١٨٨ ، العبر ٣ / ٤١ ، تلخيص ابن مكتوم ٢٢٤ ، الوافي بالوفيات ٤ / ١١٧ ، غاية النهاية رقم (٣٢٤٠) ، طبقات ابن قاضي شهبة ١ / ٩٧ ، طبقات المفسرين للسيوطي ٣٨ ، بغية الوعاة ١ / ١٨٩ ، حسن المحاضرة ١ / ٢٠٩ ، طبقات المفسرين للداوودي ٢ / ١٩٤ ، كشف الظنون ٧٩ ، ١٣٩ ، ٤٤١ ، ٤٤٢ ، شذرات الذهب ٣ / ١٣٠ ، تاج العروس : ١٠/ ١٢٨ ، هدية العارفين ٢ / ٥٦ .

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٦٧٣-٧٤٨هـ

مؤسسة الرسالة
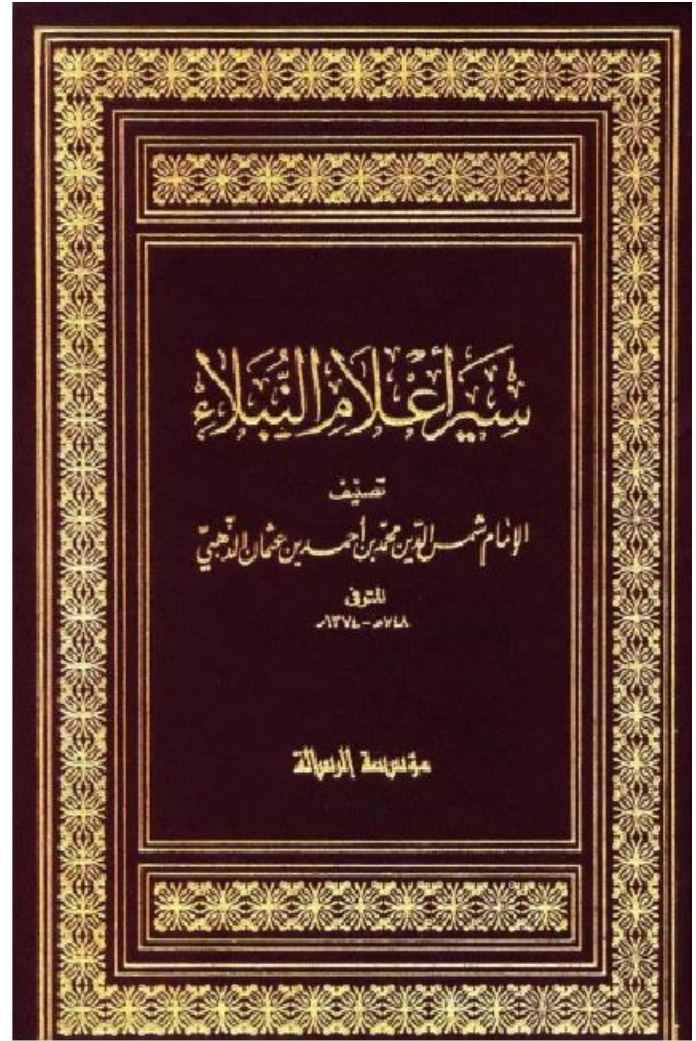
ابویعقوب یوسف بن احمد المکی الصیدلانی رحمہ اللہ کے متعلق حافظ ذہبی نے (تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص ۱۰۲۰) میں ان کو "**مسند مکہ**" کے گراں قدر لقب سے اور (سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۷)میں "**محدث مکہ**" جیسے الفاظ سے تعدیل کی ھے

امام ابن حجر عسقلانی (م ۷۵٦ھ) کہتے ہیں کہ **محدث** سے علمائے متاخرین کی رائے درج ذیل ہے" محدث وہ ہے جس نے خود شیوخ سے استفادہ کیا ہو اسے طبقات و مراتب رواۃ کا علم ہو اور علم جرح و تعدیل میں بھی کامل مہارت حاصل ہو (النکت علی مقدمہ ابن الصلاح ج۱ ص ۲٦۸)

اور امام ذھبی نے تذکرہ الحفاظ میں انکو مسند المکہ جیسے القابات سے نوازا ہے

نیز متاخرین سے محدث کسے کہتے ہیں اسکی تعریف امام ابن حجر عسقلانی نے النکت علی مقدمہ ابن صلاح ج اص 268 پر لکھتے ہیں:

محدث سے علمائے متاخرین کی رائے جرض زیل ہے: محدث وہ ہے جس نے خود شیوخ سے استفادہ کیا ہو اسے طبقات و مراتب کے رواتہ کا علم ہو اور علم جرح و تعدیل میں بھی کامل مہارت حاصل ہو

اس سے ایک بات تو معلوم ہوئی کہ امام ذھبی کے نزدیک یہ محدث تھے جن سے انکے علم حدیث میں قابل اعتماد مرتبے کا پتہ چلتا ہے

نیز انکی توثیق بھی ثابت ہے امام ابن عبد البر سے جو انھوں نے اپنی دوسری تصنیف الاستذکار میں زکر کی ہے چناچہ امام ابن عبد البر ایک روایت (نمبر 73) پر ایک روایت نقل کرتے ہیں جسکی سند میں یہی راوی امام ابو یعقوب اصیدلانی موجود ہیں وہ روایت باسند نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ: ما ثبت عنہ من نقل الاحاد الاعدول فی زالک

ترجمہ: امام ابن عبد البر کہتے ہیں اللہ کے نبی سے آپ کا یہ قول عادل راویوں کی روایت سے ثابت ہے۔۔۔

یہاں امام ابن عبد البر نے امام ابو یعقوب الصیدلانی سے مروی روایت کے بارے کہا کہ یہ عادل راویوں سے ثابت ہے

امام ابن عبد البر سے امام ابو یعقوب یوسف بن احمد الصیدلانی کی توثیق

الاستذكار

الجامع لمذاهب فقهاء الأمصار وعلماء الأقطار فيما تضمنه "الموطأ"
من معاني الرأي والآثار وشرح ذلك كله بالإيجاز والاختصار

ما على ظهر الأرض ـ بعد كتاب الله
أصح من كتاب مالك
"الإمام الشافعي"

تصنيف

ابن عبد البر
الإمام الحافظ أبي عمر يوسف بن عبد الله
ابن محمد بن عبد البر النمري الأندلسي

٣٦٨هـ ٤٦٣هـ

لقد كان أبو عمر بن عبد البر من بحور العلم
واشتهر فضله في الأقطار
"الحافظ الذهبي"

يُطبعُ لأوّلِ مرّةٍ كاملاً في ثلاثين مجلّداً
بالفهارس العلميّة عن خمس نسخ خطيّة عزيزة

...ر الأوّلُ

...ح نصوصه ورقّمها
...صنع فهارسه

الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار قتيبة للطباعة والنشر
دمشق ـ بيروت

دار الوعي
حلب ـ القاهرة

دعا گو: اسد الطحاوی

عائشة حين فَقَدوا الشَّمْسَ وهم على غيرِ ماءٍ : فَنَزَلَتْ آيةُ التيمم (١) ، ولم يَقُلْ : فنزلَتْ آيةُ الوضوء .

٧٠ - وآيةُ الوضوء وإن كانت مدنية فإنما كان سبب نزولها التيمم .

٧١ - وسنوضح هذا المعنى في موضعه في هذا الكتاب ، إن شاءَ اللّه .

٧٢ - ويدلُّ على صحّة قولِ من قال : فَنَزَلَتْ آية التيمم ، ولم يقل نزلت آية الوضوء فراراً من أن تكونَ صلاته عليه السلام بغير وضوء مع حديث زيد بن حارثةَ .

٧٣ - وهو معنى قول ابن إسحق مع ما ثبت عنه - عليه السلام - من نَقْل الآحاد العدول في ذلك - قوله : « لا يَقْبَلِ اللّهُ صَلاةً بغيرِ طهور ، ولا صدقَةً من غُلول » (٢) .

٧٤ - حدثنا أبو زكريا يحيى بن محمد بن يوسف ، قال : حدثنا أبو يعقوب يوسف بن أحمد بن يوسف بمكة ، قال : حدثنا أبو ذر محمد بن إبراهيم الترمذي ، قال : حدثنا أبو عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة الترمذي ، قال : حدثنا قُتيبة ابن سعيد ، قال حدثنا أبو عوانة ، عن سِماك بن حرب ، عن مُصعب بن سعد ، عن عبد اللّه بن عمر ، عن النبي عليه السلام ، قال : « لا يَقْبَلِ اللّهُ صَلاةً بغير طهور ، ولا صَدَقَةً من غُلول » (١) .

٧٥ - وذكرنا في التمهيد كيف كان وَجْهُ تأخيرِ بني أمية للصلاة ، وذكرنا الخَبَرَ بذلك مُسْنَداً وغير مسند من وجوهٍ شتى ، ونذكر ها هنا طرفًا من (٢) ذلك بعون اللّه تعالى .

٧٦ - حدثنا خلف بن قاسم الحافظ ، قال : حدثنا عبد الرحمن بن عمر بن راشد بدمشق ، قال : حدثنا أبو زُرعة الدمشقي ، قال : حدثنا أبو مُسْهر ، قال :

امام ابن عبد البر نے ان کی سند سے ایک روایت نقل کر کے کہا ہے۔: اللہ کے نبی سے آپ کا یہ قول عادل راویوں کی روایت سے ثابت ہے۔ جس سند کے رایون کی توثیق کی ہے اس میں یہ امام ابو یعقوب یوسف بن احمد الصیدلانی بھی موجود ہیں۔ تو امام ابن عبد البر نے انکی توثیق بیان کر ری عادل راوی کہہ کر

یہاں دو قسم کی توثیق کی ہے امام ابن عبد البر نے ایک تو اس روایت کے راویوں کو عادل کہا ہے جس سے انکی عدالت ثابت ہو چکی نیز آگے خود تصریح کرتے ہیں کہ یہ قول یعنی روایت ثابت ہے اس سے ان راویوں کا ضبط معلوم ہو گیا کہ وہ روایت کرنے میں پختہ تھے جسکی وجہ سے امام ابن عبد البر جیسا محدث ان پر یقین کر کے قول کو ثابت مان رہے ہیں اور امام ابن عبد البر متفقہ جید محدث و جرح و تعدیل کے امام ہیں

غیر مقلدین کے پلاسٹکی محدث زبیر زئی نے اس تعدیل پر جو اعتراض کیے تھے ان میں دو تو تھے امام حکم بن منذر کی توثیق جنکی مداح و توثیق ثابت اوپر کر دی

نیز وہ کتاب بیان کرتے ہیں جو ابن عبد البر کے پاس موجود تھی جسکی تصریح انہوں نے کر دی تو صریح توثیق کی ضرورت بھی نہیں نیز وہ نیک تھے اور ۳۰۰ ہجری کے بعد والے تھے تو خود زبیر زئی کا منہج بھی یہی ہے کہ جو ۳۰۰ ہجری کے بعد کا راوی ہو اور نیک نامی میں مشہور ہو تو اسکی روایت حسن درجے سے نیچے نہیں گرتی

اور اسکی اصول پر امام ابو یعقوب بن یوسف الصیدلانی کی توثیق بھی ثابت ہوتی ہے یہ الگ بات ہے انکی توثیق امام ابن عبد البر سے ثابت ہے اور امام ذھبی سے محدث اور مسند جیسے القابات ثابت ہیں جسکی وجہ سے انکو مجہول کہنا باطل ہو گیا ہے

اور اگر کوئی وہابی یہ ضد کرے کہ نہیں ہم یہ توثیق نہیں مانتے تو انکے لیے سنابلی کی کتاب سے حوالہ دیتے ہیں جسکا مقدمہ وہابیہ کے شیخ العصر ارشاد الحق الاثری نے لکھا ہے تو سنابلی یزیدی ہندی اپنی کتاب انوار البدر صفحہ 333 پر امام ابن عبد البر کی اس روایت کی توثیق پر امام ابو یعقوب بن یوسف الصیدلانی کو ثقہ قرار دیا ہے

ابو ذر محمد بن احمد ابراہیم بن محمد الترمذی:

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۶۳) نے ان کی سند سے ایک روایت نقل کرکے کہا ہے:

"ما ثبت عنه -عليه السلام- من نقل الآحاد العدول في ذلك، قوله"[2]

"اللہ کے نبی ﷺ سے آپ کا یہ قول عادل راویوں کی روایت سے ثابت ہے۔"

ماقبل میں ابوحامد التاجر کی توثیق میں امام احمد بن ابراہیم بن الزبیر الغرناطی رحمہ اللہ کا جو کلام پیش کیا گیا ہے، اس میں ابو ذر محمد بن احمد ابراہیم بن محمد الترمذی کی توثیق بھی موجود ہے۔

ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف الصیدلانی:

یہ بھی ثقہ ہیں۔ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۶۳) نے مذکورہ بالا حوالے

---

① تجريد أسانيد الكتب المشهورة لابن حجر (ص: ١٥٩)

② الاستذكار لابن عبدالبر (١/ ٢١)

میں جس سند کے راویوں کی توثیق کی ہے، اس میں یہ بھی موجود ہیں۔[1]

یہ امام عقیلی کی کتاب "الضعفاء" کے راوی ہیں۔[2]

امام ذہبی نے اُن کے بارے میں ایک مقام پر کہا ہے:

"ومحدث مكة أبو يعقوب يوسف بن أحمد بن الدخيل"[3]

"مکہ کے محدث ابو یعقوب یوسف بن احمد بن الدخیل۔"

احمد بن عباس بن اصبغ (المتوفی بعد ۴۱۹):

ان کے ہم عصر اور ہم سبق امام ابو بکر الحسن بن محمد القبشی رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۳۲) نے کہا ہے:

"كانت له عنايةٌ بالعلم. سمع معنا على جماعة من شيوخنا"[4]

"علم کے ساتھ ان کا گہرا رشتہ تھا، ہمارے ساتھ انھوں نے ہمارے شیوخ کی ایک جماعت سے سنا ہے۔"

امام ابو القاسم ابن بشکوال رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۷۸) نے کہا:

باقی رہا زبیر زئی کا یہ اعتراض کہ: کے سند میں امام ابویعقوب حدثنا احمد بن الحسن کہتے ہیں اسکا تعین نہیں ہو سکتا

الجواب: یہ اعتراض بھی زبیر زئی کی جہالت اور بغض کی وجہ سے کیا وگرنہ یہ کوئی مشکل کام تو نہیں تھا کیونکہ امام ابن عبد البر نے الانتقاء میں ایک روایت کی سند بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قال ابویعقوب ونا احمد بن الحسن الدینوری بلخ۔۔۔

یعنی اس یہ تعین ہو گیا کہ امام ابویعقوب کے شیخ کا نام احمد بن الحسن الدینوری ہے اور انکی توثیق امام خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد برقم 2594 پر لکھا ہے:

احمد بن محمد بن الهسن ، ابو بکر الضراب الدینوری اور انکے بارے میں لکھا وکان ثقة!

(اگلے صفحے پر اسکین ہے)

وكان ثقةً ثبتًا متقنًا حافظًا، قَدِمَ بغدادَ وحَدَّث بها؛ فَرَوى عنه عبدالصَّمد ابن عليّ الطَّسْتي، وذكر أنه سَمِعَ منه في مجلس المَعْمَري.

أخبرنا القاضي أبو العلاء الواسطي، قال: أخبرنا أبو أحمد الحُسين بن علي التَّميمي أنه سمع محمد بن إسحاق بن خُزيمة، ونظرَ إلى أبي حامد ابن

٢٥٩٤ - أحمد بن محمد بن الحَسَن، أبو بكر الضَّرَّاب الدِّيْنَوَريُّ[٢].

قَدِمَ بغداد، وحدَّث بها عن عبدالله بن محمد بن سِنان الرَّوْحي، وهارون ابن موسى الأشناني، ومحمد بن عبدالعزيز بن المبارك الدِّيْنَوَري.

روى عنه أبو حفص ابن الزَّيَّات، وأبو الحُسين ابن البَوَّاب، وأبو حفص ابن شاهين، ويوسُف بن عُمر القَوَّاس، وغيرهم. وكان ثقةً.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

تو اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا اسکی سند حسن ہے اور یہ توثیق امام ابن معین اور امام شعبہ سے ثابت ہے

نیز اس توثیق کو امام ابن عبد البر نے خود بھی ثابت مانا ہے جس سے امام ابن عبد البر کی توثیق بھی شامل ہے اس سند کی توثیق پر

چناچہ امام ابن عبد البر الانتقاء صفحہ 331 پر فرماتے ہیں:

كان يحيىٰ بن معين يثنى عيله، يوثقة ، واما سئر اهل الحديث فهم كالا عداء لابى حنيفة و اصحابه

ترجمہ: امام ابن عبد البر فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین نے انکی توثیق کی ہے لیکن اہل الحدیث یعنی محدثین کی ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ سے اور انکے اصحاب سے عداوت رکھی ہے

(اگلے صفحے پر اسکین ہے)

امام ابن عبد البر کی تصریح: امام ابن معین کی نظر میں امام ابو حنیفہ وصاحبین ثقہ تھے

وذُكِرَ عن أبـي سفيان الحِميري، عن علي بن حرملة، قال: كان أبو يوسف القاضي يقولُ في دُبُر كل صلاة: اللهم اغفِرْ لي ولأبـي حنيفة.

قال أبو عُمَر: كان أبو يوسف قاضيَ القضاةِ، قَضَى لثلاثةٍ من الخلفاء، وَلِيَ القضاءَ في بعضِ أيام المَهْدِي، ثم للهادي، ثم للرشيد، وكان الرشيدُ يُكرمُه ويُجلُّه، وكان عنده حَظِيّاً مَكِيناً.

وكانت وفاته في ربيع الآخر من سنة اثنتين وثمانين ومئة. وقال محمد بن سعد كاتبُ الواقدي: توفي أبو يوسف القاضي صاحبُ أبـي حنيفة في ربيع الأول، لخمس بَقِينَ منه.

قال الطبريُّ: وَتَحامَى حديثَه قومٌ من أهل الحديث، من أجل غلبةِ الرأي عليه، وتفريعِهِ الفروعَ والمسائلَ في الأحكام، مع صُحْبةِ السلطانِ وتقلُّدِهِ القضاء.

قال أبو عُمَر: كان يَحيى بن مَعِين يُثني عليه، ويُوَثِّقُه(١)، وأما سائرُ أهلِ الحديث فهم كالأعداءِ لأبـي حنيفة وأصحابه(٢).

---

(١) قال شيخنا الشيخ أحمد شاكر في تعليقه على كتاب «الخراج» ليحيى بن آدم ص ٨٤ عند الكلام على حديثٍ للقاضي أبـي يوسف عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، مرفوعاً ما نصه: «إسناده صحيحٌ غايةٌ في الصحة، فإن أبا يوسف من ثقات أئمة المسلمين وَثَّقه النسائي وابنُ حبان». قلتُ: وابنُ معين إمام الجرح والتعديل وقد عاشره وصاحبه.

(٢) يَعني بأصحابه: من كان على مذهبه في حياتِهِ أو بعدَ وفاتِهِ ولو بدهرٍ طويل. وأذكُرُ هنا بعضَ النماذج من المحدِّثين الثقات، أو الموثَّقين، الذين نالهم الجرحُ والتضعيفُ بسبب أنهم من أهل الرأيِ.

١ ــ جاء في «تاريخ بغداد» للخطيب البغدادي ٧:١٦، في ترجمة القاضي (أَسَد بن عَمْرو البَجَلي الكوفي) من أصحاب أبـي حنيفة ومن تلامذته: «قال أبو العباس =
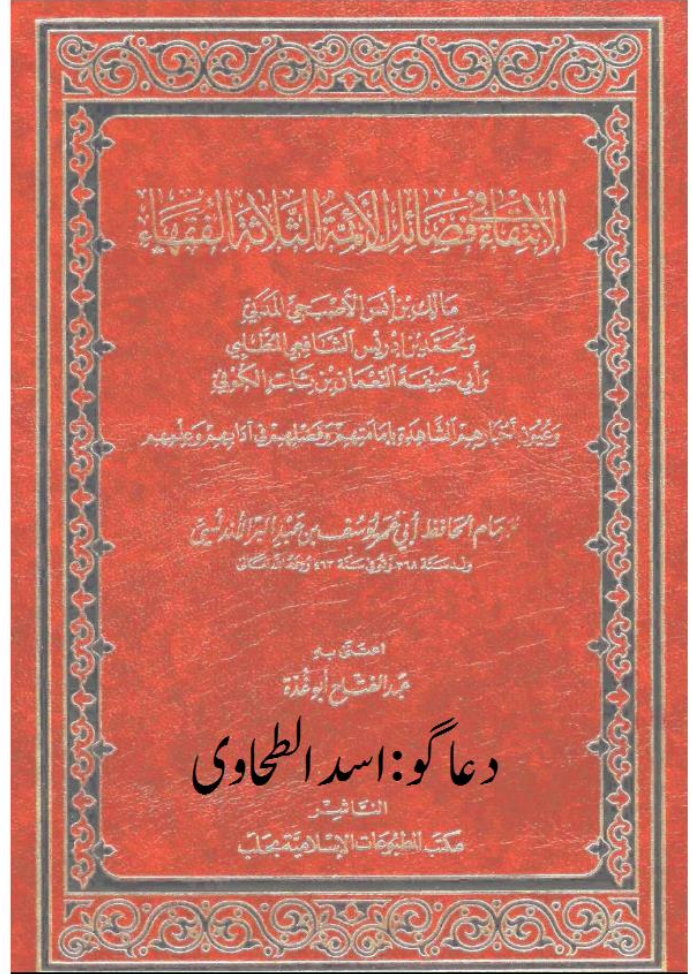
امام ابن عبد البر کہتے ہیں: یحیی بن معین نے انکی توثیق کی لیکن اھل الحدیث کی ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ سے اور انکے اصحاب سے عداوت رکھتی تھی

(نوٹ: امام ابن عبد البر بھی امام ابو حنیفہ وصاحبین کو امام ابن معین سے توثیق راجع مانتے ہیں)

اس میں صاف صریح طور پر امام ابن عبد البر نے امام ابی حنیفہ و اصحاب کی توثیق امام ابن معین سے تسلیم کی ہے جو باسند امام ابن عبد البر نے اس کتاب میں پہلے بیان کر چکے ہیں

تو اس ساری تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام ابن عبد البر کی توثیق کے ساتھ یہ سند تحقیقی طور پر بھی صحیح ہے کہ امام ابن معین خود بھی ثقہ قرار دیتے ہیں اور امام شعبہ سے حدیث کے لیے درخواست کرنا بھی بیان کرتے ہیں اور اس سے ایک یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے اس خاص وقت تک امام ابن معین کی نظر میں کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو امام ابی حیفہ پر جرح کرتا ہوں یعنی امام ابن معین کے عین نزدیک وقت تک محدثین میں یہ مسلہ اختلافی ہی نہیں تھا

اللہ ہم سب کو اپنے امام کے ساتھ محبت نسیب کرے نیز جو کام وہ اس دین کے لیے کر گئے رہتی دنیا تک انکا نام سورج کی طرح چمکتا رہے گا اور جلنے والے جلتے رہے گیں

(دعا گو: اسد الطحاوی الحنفی البریلوی 30 جنوری، 2019)